نومبر و نمبر ۱ — ۸۳

AKHBAR OUDH PUNCH

جلد ہشتم

Volume. VIII

1923 LUCKNOW ۱۹۲۳

اودھ پنچ

अवध पंच



مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد حسین چھپ کر شائع ہوا

M.B. Khan

اودھ اخبار

اودھ پنچ کے ہمجلیسون کو اودھ پنچ کے شوخ ریمارک اور فقرون کا پورا لطف نہین آسکتا جب تک اُن ریمارک اور فقرون کی تفصیلات اودھ اخبار مین مفصل نہ سن لین۔

بہتر ہوا مین اودھ پنچ کے ناظرین اودھ اخبار سے روزانہ ملاقات کر سکتے ہین۔

انکا دولت خانہ حضرت گنج لکھنو مین ہو۔

جلد ۸ نمبر ۲۱

مضامین غیر

جمعہ یکم جون ۱۹۲۳ء

کلام بیمار

مولانا پنچ۔ اگر میں مسلسل ناسازی طبیعت کی شکایت کروں تو آپ کو یقین نہ ہوگا کہ عملی نئی جوانی مانجھا اُصیلا۔ خیر نہ سہی آپ کا کام تو رُکا نہیں رہتا۔ یہ عجب بات ہے کہ حرارت میں خوب گرما گرم مضمون نکلتے ہیں۔ اس دفعہ ایسی غزل سناتا ہوں کہ اگر اودھ پنچ میں آب زر سے لکھی جائے تو اُسکے مضامین کی آب و تاب ہر دائرہ کے پیٹ کے اندر کے دریاں کے پیچ پیچ میں سونے میں سہاگا ہو جائے مگر پہلے کلام کی داد دیجیے پھر غزل سُنیے۔

اودھ پنچ۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ الفاظ ہیں کہ موتی جڑ دیے ہیں۔ خدشہ ہے کہ جیلخانوں کے خندو چیلے کیے ہیں آپ کے سامنے آتش، ناسخ، داغ، امیر وغیرہ سب ہیچ۔ بسم اللہ شروع کیجیے۔ دھوم

آئی جب صحرا میں بن کر۔ دھوپ سونے کا ورق
سنگریزے لعل و گوہر۔ دھوپ سونے کا ورق
چشم نرگس بہر دیدار میں جائے کھول
قطرۂ شبنم ہو گوہر۔ دھوپ سونے کا ورق
حسن کی بارش رات دن تھی سر زمین ہند میں
چاندنی چاندی کا تھی، دھوپ سونے کا ورق
تابش خورشید سے بالوں کا عالم دیکھیے
بن گئی ان گیسوؤں پہ دھوپ سونے کا ورق
دشت میں جوش جنوں کا اور کیا ہوتا علاج
قرص ہے خورشید اور ہے دھوپ سونے کا ورق
سر زمین ہند ہے معجون تفریح القلوب
ہیں جواہر یاں کے پتھر۔ دھوپ سونے کا ورق۔

مہر عالم گر اب ہے ورنہ اہل یورپ کے لیے
ہے ہمارے حق میں نشتر دھوپ سونے کا ورق

ن۔ ش جھالاواڑی از لکڑ گنج

بڑبھس
یعنی
کتخدائی بوالہوس

ہو شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است
یعنے ز پیر حرکت بڑبھس غنیمت است

جل جلالہ! کیا تیری شان ہے۔ پیر سفید ساٹھ سالہ کو دیکھیے۔ اور بجائے عروس مرگ سے ہمکنار ہونے کے بچی کیری۔ ناکتخدا پیری۔ اٹھتی کوپل۔ اٹھر اچپل۔ کنواری بالی نشۂ جوانی میں متوالی سے بیاہ رچانے کو دیکھیے۔ ہاتھی دانت اور امرود۔ سوئیاں اور گنڈیری۔ ریشہ پر گدا اور بالائی۔ بچے کی گلی اور شہد کا تال میل صحیح ہے تو یہ گٹھ بندھن بھی ہر طرح جائز و مباح ہے۔ چاہے مرآۃ العروس میں جلوۂ ناکامی دکھائی دے یا بنات النعش گر پڑے۔ نو باتیں دو نہاتے اجنبوانے کی زحمت اٹھانی پڑے۔ توبۃ النصوح میں یاد کھا لگے یا چند چند کونسیاں کے منڈھے میں نشست نصیب ہو۔ پیر فرتوت سینگ کٹا کر بچھیروں میں شامل اور ابن الوقت کے دوستوں میں داخل ہو جائے۔ یا اپنے کے حقوق سے جاہل ٹھہرے۔ بازاری لونڈے کہتے پھرتے ہیں:

تین سو سترہ برس کا لنگر دیکھا چاہیے
لوجوانوں میں پھنسا۔۔۔ پیر دیکھا چاہیے

بڈھوسیوں کا قول ہے:

دلہن ننھی بالی ہے دولہا ہے پیر
بنا ہے کمان اور وہی ہے تیر
الٰہی بحق بشیر و نذیر
کہ رک جائے یہ بہر نکل جائے تیر

مگر بڈھا کس کی سنتا ہے۔

نہ رسوائی کا خوف نہ سود کا نہ خیال عمر و درد کا
ہیں وظیفہ پڑھتے پھیلتیاں لیت الشباب یعود کا

اُسے تو تمام قرآن میں ایک ہی آیت پسند آئی۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء کی رٹ لگائی۔ پہلی نے منہ موڑا دوسری نے دو تین پھول بچے دیے ہیں بیچاری کو اجل نے نہ چھوڑا۔ اب تیسری کنواری کی باری ہے دیکھیے لنگڑی تیاری ہو گئی ہے یا یہ تیسری ہی صف ماتم بچھائی تختۂ غسل پر لاتی ہے۔ اس لیے کہ پرانی عورتوں کا مقولہ ہے تیسری چوک چھینکی ہے۔ خیر یاروں کو اس سے کیا سروکار۔ صرف اسقدر اطلاع ہے کہ ایک یتیم لڑکی کو دو طلاق بالج اور عجب ترکیب سے ملے۔ صنیفہ عمل چلاتی رہیں کہ اللہ اس بڑھاپے بچے کو پورا حافظ کردے۔ اور نواسی کے برابر لڑکی سے نکاح ٹھہرایا ہے۔ چار دن میں کفن کا نعیم جامہ ہوگا کافور کا ملا جائے گا سالی کی قائم مقامی غسال کریں گے چوتھی کے بجائے تیجا بوالہوسی کا یہی نتیجہ اور جال کیسا اندھیری گور میں چالا ہوگا پھولوں کی چھڑیاں گرز نہیں گی۔ مصری کی جگہ منہ میں خاک ہوگی۔ بھلا اس سوئے سے کوئی پوچھے تو سہی کہ تیرے آگے بھی تو اولاد ہے پرائی لڑکی کو رنڈ سالہ بٹھانے کے لیے جو تو گھر میں لایا ہے تو کیا تو نے یہ مثل نہیں سُنی منہ کر ساس بڑائی تیرے آگے ہیں جائی۔ ہاں گن رجو جھلے کی خوبی دیکھو ہم ہی کیا سرخرو ہوں جو کوئی اور خوش ہو گی۔ مگر ڈاہر سے کا جلاپا کوئی کہاں تک اٹھائے۔ بعض بڑے دو ہوتا جس ٹرمین کان منہ سے کوستی کاٹتی تھیں لیکن میاں کی ماتا گور دکھلانے کی للک سے کم نہیں ہوگی ساس زندہ نہیں۔ نند سو جو تھیں وہ بڑھاپے کے سر پر آنچل کون ہوتا۔ شادی کے گھر میں ڈھول کون بجاتا۔ بنڑے کون گاتا۔ بڑے میاں میں خوش ہیں جنھوں نے ان فرائض کے واسطے ایک بڑھیا لگا رکھی جوان زوجہ ثانیہ کو گور کی راہ دکھائی مگر بڑھیا کو روک لیا۔ اب سے ہاں بلا سے شادی رچایا ہے گیا کبھی تو بے گیت تو گائے جاتے ہیں۔

جھگڑا جب آپ ہی کوئے چادو میاں بنا
دل سے جاتا بنا کر کس میں آیا بنا۔ جھگڑا چپ آج

دیگر

میرا بنڑا ہے نادان۔ ستر برس کا سن ہے
دولہا پورا ہے بے حیا۔ ستر برس کا سن ہے
ایسے بنے کو کتنی سو ہے منڈا جاوے قبرستان
ستر برس کا سن ہے۔
ایسے بنے کی داڑھی نورانی۔ اور کروں قربان
ستر برس کا سن ہے۔
ایسا بنا میرا کیا کیا مانگے۔ مانگے آخری دان
ستر برس کا سن ہے۔
بنڑی کہے سر اجاڑ میں جائے۔ بوڑھا بنا تنگ
ستر برس کا سن ہے۔
میرا بنڑا ہے نادان ستر برس کا سن ہے
ایسا بنا میرا کنگنی مانگے۔ کوٹ کے کھائے پان
ستر برس کا سن ہے۔
تھلتے منہ پہ سہرا سوہے۔ دیکھو خدا کی شان
ستر برس کا سن ہے۔
سیج چڑھے تیری مہتر بنڑی بیوہ۔ تم تو ہو گئے جوان
ستر برس کا سن ہے۔
حلوا پکا کر جیلی بنا کر چٹنی جس سے نان
ستر برس کا سن ہے۔
ناملکے کوئی دارو پکارے کوئی کہے یہ لاجاں
ستر برس کا سن ہے۔
دم ہے لبوں پہ مرنے کے دن میں بیاہ کا کام
ستر برس کا سن ہے
میرا بنڑا ہے نادان ستر برس کا سن ہے

آپ جانیے ایسی دلچسپ شادی ہوا وہ یاروں کے تم
کی زبان نہ کھلا ہے یہ تو ممکن نہیں قلم کے عمر میں سہرے
کا نمبر بجا اور بندہ آگے بڑھا۔ کیا غضب کہ اس قسم کی
بد اخلاقیوں اور بدنام قبروں کا دفع کرنا صرف مولانا نیچ
کی ذات مقدس پر ختم ہے۔ مگر آنکھ لحاظ ہے کہ جلدی کام

خط و کتابت کے لیے چٹ نمبر ضرور لکھیے ورنہ عدم
تعمیل کی شکایت معاف۔
مینجر

واقعاتی سہرا

شکر الحمد کہ ہے پھر ترے سر پہ سہرا
لطف دیتا ہے کہ ہے قند مکرر سہرا
دو لہنیں ایک کے بعد ایک یہیں آئی ہیں
یہاں ہی بندھتا رہے تا حشر یہاں پر سہرا
تا دم مرگ یہ ہیں خواریوں کی دھوم رہے
لطف جب ہے کہ بندھے قبر کے اوپر سہرا
دیہات تار شاہی نہ کریں سے دو کانے
باندھ دو ریش مبارک کو الٹ کر سہرا
پھول برسائیگے جنت میں فرشتے سب جناب زری
لا دے مالن انہیں پھولوں کا بنا کر سہرا
ماشاءاللہ کہ پہچی سے ہے گود بھری
بھولی بچوں سے دولہن دیکھنے اٹھا کر سہرا
روتی ہے اپنے نصیبوں کو دولہن بیچاری
گو دولہن رشک کا ہے رخ پہ سما سر سہرا
پہلی بیوی نے سنا جب کہ رچی ہے شادی
خیر سے باندھتے جاتا ہے یہ بندر سہرا
رشک کے مارے جل بھن گئی جلنے والی
گوندھا پھولوں کے عوض باندھ کے خنجر سہرا
کشش داڑھی کا بندھا تار سہرا تو مس یہ
یوں سر صبح ہوا سے وائے مقدر سہرا
جھوٹ ہونے لگی گنجروں کی طرح محفل میں
گالیاں دینے لگے خود بھی ہٹا کر سہرا
بال داڑھی کے رہے اور نہ سہرے کے پھول
ہوگیا تذر یہ قدم پھولوں کی چادر سہرا

اتفاقاً بائی سے یہ نوبت ہوئی پھر آخر کار
تانگ میں تھی نہ ذرا اور نہ سر پہ سہرا
سنتی جاتی تھی دولہن بھی بوڑھے کی باتیں
دیکھ بھی لیتی تھی گھر رخ سے ہٹا کر سہرا
دل میں کہتی تھی کہ اے کاش کنواری رہتی
اس فضیحت کا نہ بندھتا مرے سر پہ سہرا
اس سن و سال پہ ماموں نے کیا کیا غضب
کس لیے باندھ کے بیٹھا مرے سر پہ سہرا
عمر کا جام بھی لبریز و خلیفہ بھی قریب
میری تقدیر کا لچھن ہے سما سر سہرا
روئے منحوس سے کافور کی بو آتی ہے
جسم تابوت ہے اور قبر کی چادر سہرا
بیوہ ہوگی میں کنواری ہی نظاہر اسباب
نام کرنے کو یہ باندھ گیا سر پہ سہرا
آدمی کون اسے کہتا ہے یہ بن مانس ہے
نوچتا آیا ہے بجھوڑ سے بندر سہرا
غول شیطانوں کا آیا تو ہوا حکم نجیب
لگے لپٹاؤ انہیں جلد اٹھا کر سہرا
گھسا جاتا ہے ہر اک کوئی کہیں کوئی کہیں
منہ چڑھاتا ہے کوئی سر سے ہٹا کر سہرا
سونگھتا ہے کوئی پھول اور کوئی نوچتا ہے
کہے دیتی ہے دولہن آنسوؤں سے تر سہرا
عجب آفت ہے غرض تازہ دولہن کے سر پہ
دیکھ کر حال ہوا جاتا ہے ششدر سہرا
چھوڑ دو ظلم و ستم کو بچا کے دن آپ بچے
کتنا ناسزا اعمال ہے سر پہ سہرا
وجہ سے کہنے لگے لوگ کہ دیکھو تو ذرا
کوڑا اگاڑی پہ چلا لاد کے منتر سہرا

راقم ــــــــــ دکیل دکن

مضمون نویسوں کی خدمت میں التماس

ماہ حضرات باوجود کھی تیری کا لیجا ہو دن بورے اعجاز
سوری کا تو کم بھی نہیں جو قلم کے ختم ہو جانے کا عذر بلا عقار آپ کا
شایعہ کرنے والے میں حضرت قیم کی جلال میں فیصلہ خدا کا
لے پہچتی بات ہے

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے

(نمبر ۱)

استعفا بازی کی ہوائیں گئی سلطنت کی وزارت غلطی سے کے صوبۂ اودھ کی وزارت صفوت تک آئی ہماری بین گرفتار ہے گویا یہاں وزرا کے لیے بدفالی وجہ آل ہی کسی کی آمد و رفت سے کی قسم ہیں کوئی علاقہ نہیں۔ اگرچہ نواب صاحب کا حلق پکا وزارت مجبور ہوئی نواب اکا تو ہین کیا۔ بیچارے نادر آزرن منھ دیکھ کے ۔ وہ نئے وزیر استیلی بالآخر چلا گئے۔ اس کے کرسی وزارت پہ جاؤ گے تو اب بھی ہیں کوئی خوش نہیں چلے تو القیا کیا مسٹر چنتامنی اور پنڈت جگت نرائن ملا نے اگر صاحب کی حمایت یا اپنی کمزوری کے باعث کرسی وزارت کو جُھک کے سلام کیا تو باشد اور ان کی جگہ راجہ پاندہ اور نواب احمد سعید خان کو مل گئی تو تعجب کیا مسئلہ دم بیچے سو رہے ہیں کیا نہیں ہے بس پہ کوئی آئینہ ناکامی کی صورت دیکھے گا۔ عہدہ اور تنخواہ نے اگر دامن تھام لیا تو خیر یہی خواہ گزشت ورنہ چلتا پھرتا نظر آئے گا۔ ہاں اس آمد و رفت مگل بیچھے دخل و خرچ میں جو جیز باعث کی دل بستگی کا باعث ہے وہ بعد قطع تعلق دہر و قطع تعلق کی جماعت ہے ہاہا کیا کیا اول افسانہ ہوتی ہیں کہ اصل وقت کیسی کیسی نئی تو زور علتیں بیان ہوتی ہیں کہ واہی واہ۔ مثلاً مسٹر چنتامنی ہی کو لیجیے آپ نے جو تقریر بمقام لبرل ایسوسی ایشن کے جلسہ میں مقام الہ آباد فرمائی ہے دیکھنے کے ہی لیں جو احسانات آپ نے اس بے پروا وزیر جگر ملک پر فرمائے ہیں اگر درست آپ کی زبان بعد استعفا بھی کانوں میں نت کا تماشا کھیلتی ہے۔ ملک کی قدیم ناسپاسی سے ہمیں یہ توقع نہیں کہ وہ تمنا و شکر کا اظہار کرے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دوست پنڈت جگت نرائن صاحب وزارت کی جوشش سے مستعفی ہوئے جب بہت سی

ترغیبیں دی گئیں تو میں نے اسے قبول کر لیا۔ ترغیبوں کی غذا کو عام کی لگی بھیجے ہر بشرکی کی سترہ حرص ہے۔ زیادہ مناسب تھا کہ جو ترغیبیں مسٹر چنتامنی کو دی گئیں وہ بھی کاغذ پر آجاتیں تاکہ آپ کے قائم مقام اس سبز باغ کو دیکھ کے رہ جاتے۔ رغبت از خود پیدا ہوئی یا کسی نے دلائی بہر صورت اس میں شبہ نہیں کہ آپ ترغیب کے پھندے میں پھنسے۔ آپ از راہ بہادری رغبت دلانے والوں کا نام بھی نہیں بتاتے کہ وہ کون ایسا شکاری تھا جس نے آپ کے سے باران دیدہ کو پھانس لیا۔ غنی شاعر کشمیری کا شعر ہے

حسنِ سبزے بخطِ سبز مرا کرد اسیر
دام ہمرنگ زمیں بود گرفتار شدم

کیا ایسی ہی کوئی چال آپ کے ساتھ بھی چلی گئی؟ اگر یہ صحیح ہے تو مقبول ہوا ہمیں کے حکومت بھی بڑی لے پڑھ دے پڑھ رہے۔ ہم میں یہ نہیں تو تا نہیں آپ کہتے ہیں پوری تول" کا معاملہ کیا۔ بھلے مانسوں کو اس طرح ترغیب دلا کے چپڑ غنو کرنا چہ معنی دارد۔ کھیل کود ناچ رنگ کی لالچ میں آپ پھنسنے والے نہیں۔ آپ مدتوں ملکی مصلح بنے رہے بھلا ایسے اشغال سے آپ کو کیا سروکار پھر بعض احباب کا اصرار کہ اگر گورنمنٹ ممبر کی حیثیت سے ہم پر اصلاحات کو کامیاب بنانے کا فرض عائد کیا جائے تو ہم اسے منظور کریں آپ نے کیوں قبول فرمایا جبکہ آپ کا دل اس عہدے کو کڑوی دوا سمجھ کے منھ پھیرے لیتا تھا۔ اور اگر اس عہدہ کا قبول کر لینا کوئی گناہ ہے تو کیوں قبیل از اتقریر بھی غل نہ مچایا۔

"لوگو دوڑو۔ فریاد کرو یہ دیکھو ہائے ہائے مجھ غریب کو لوگ پکڑ کے وزیر بنائے دیتے ہیں۔ ستم ہے اندھیر ہے قیامت ہے۔ ارے ظلم ہے ظلم"

ہم سچ کہتے ہیں جو ذرا بھی ہمیں یہ شک گزر جاتی کہ آپ بادلِ ناخواستہ اس عہدے کو منظور کر رہے ہیں تو حکومت کی خوشامد میں کر کے آپ کو اس بلا

نجات دلوانے میموریل بھیجتے۔ عرضیاں لکھتے منبر چھپواتے۔ پمفلٹ نکالتے غرض کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے مگر آپ نے دل میں ناچیز کی عہدہ طلبی پسند فرمائی اور جو کچھ ہوں ہاں۔ عجز و انکسار فرمایا وہ دستِ چاپ شنڈ یا ہائے" پر محمول رہا اب آپ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے بادلِ ناخواستہ اس عہدے کو قبول کر لیا تھا تو اسی طرح بے پس و پیش چھوڑ بھی دیا اس جملہ کا آغاز جبر سے ہوتا ہے اور انجام اختیار پر یعنی گئے تھے بجبر اور چلے آئے اپنی خوشی سے اپنی خوشی سے چلے آنے کا اختیار ثابت ہونے پر جبر جانے کا معاملہ بالکل بودا اور پھسپھسا ہو جاتا ہے اور ترغیب کی بخیہ بھی اُدھڑی جاتی ہے یعنی جو شخص اپنے اختیار سے واپس آسکتا ہے وہ کیونکر کسی کے بادلِ ناخواستہ کہیں پہنچا دیا گیا۔

مانچسٹر گارجین کے نامہ نگار نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ وزرا جس وقت بھی معقول وجہ پائیں گے اس عہدہ کو دھتا بتائیں گے۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور آپ قبول خود اپنے عہدے کے اہم فرائض کو بخوش اسلوبی انجام دیتے رہے جب تک آپ کی خودداری و عزت کو دھکا نہیں لگا آپ نے کوئی بہانہ نہیں تلاش کیا۔ یہ صورت بھی اختیار کی تائید کرتے ہیں یعنی آپ کا اس عہدے پر بجا جان ہونا مارے باندھے ترغیب و تحریص کا سودا نہ تھا بلکہ رد و قبول دونوں کے آپ مختار تھے۔

حضرت! کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ مسٹر ڈیلافوس کے مقدمہ کو آپ نے بہانہ بنایا اور دوسرے اسباب کو چھپا کے وہی ایک بات کو پکڑ لیا۔ بلکہ ہر شخص یقین رکھتا ہے کہ بلند پروازی اور عہدہ داری میں زمین و آسمان کا فرق ہے

وہ بادۂ شبینہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی

مسٹر ڈیلافوس نے اگر حکومت کے حاکمِ اعلیٰ سے استصواب کے بعد اپنی عزت بچانے کی غرض سے جنگ عزت کا دعوےٰ دائر کر دیا اور آپ سے اجازت نہیں لی تو کس گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا۔

اگر پلیس گناہ کی فہرست میں شامل ہے تو آپ کو گورنر سے جھگڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ خصوصاً جبکہ گورنر نے مسٹر ڈیلانوس کی اس غلطی کو ایک معمولی غلطی کی حیثیت سے تسلیم کر لیا۔ جیسا کہ انکی تحریر سے ظاہر ہے۔ دیکھئے آپ کہتے ہیں کہ مسٹر ڈیلانوس اپنے بچاؤ کی تدبیر اختیار کرنے میں حق بجانب ہیں۔ لیکن گرڈ صاحب نے کسی پامردی اور استقلال کا ثبوت نہیں دیا۔ ان کو چاہیے تھا کہ وہ ہماری کچہری میں بحیثیت مدعا علیہ کھڑے ہوتے اور موسے کے اجزا کی تحریر اور تقریر آتو دیہ کرتے۔ بالفرض انکے ساتھ کچہری میں انصاف نہ ہوتا تب بھی دنیا اس واقعات سے تو باخبر ہو جاتی جن پر ابتک معافی نامے نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ سچائی کی عزت ہمیشہ قائم رہتی ہے خواہ کوئی قانون سچن کی آبرو ریزی کرے یا نہ کرے۔ پس مسٹر گرڈ کے بری یا قید ہونے کے بعد آپ کے استعفے کا محل تھا۔ تاکہ حمایت بیجا کا الزام قائم نہ ہو۔ علاوہ ازیں لیجسلیٹو کونسل کا وہ ممبر جو یونیورسٹی کا ذمہ دار تھا ایسی حالت میں ذمہ داری سے بری ہوا جاتا ہے جبکہ گورنران کونسل نے اس ذمہ داری کو اپنے سر اوڑھ لیا۔ آپ کی ذات غلطی پر ٹوک دینے کے بعد ہرگز ذمہ دار نہیں رہتی تعجب ہے کہ آپ نے قانون اصلاحات میں وہ دفعہ نہیں دیکھی جسکی بہ گیری کونسل کو مرغ دست پرور بنائے ہوئے ہے۔ اور آنکھیں بند کر کے یاروں کی ترغیب تحریص میں آ گئے بار وزارت دوش پر اٹھا لیا۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ بادل ناخواستہ وزیر بنا احباب کے اصرار سے وزیر بنا اپنے کاموں کو خوش سلوبی سے نبا بنا اور انجام رستیار ا۔ ہم نے دیانتدارانہ کوشش کی کہ جتنی دفعہ جو محکمے ہمارے سپرد ہیں ان کو فائدہ پہنچائیں۔ مگر جب کبھی تنخواہ وزرا کا مسئلہ عملی مرتبہ پیش ہوا تو کبھی کوئی کی تخفیف اپنی تنخواہ میں آپ نے گوارا نہ کی۔ آپ کے اس فعل سے لوگ یہی قیاس کر سکتے کہ ایک اور وطن فروش اپنی جیبیں بھر رہا ہے۔ یہ نسبت تو صرف زبانی یا غلطی ہے درحقیقت عہدہ ہماری ہاتھ لگا۔ استعفا دینے کے بعد ہم یہ اہل ملک پر اپنی تعریف اپنے منہ سے کر کے احسان جتاتے ہیں کہ ہم نے ایسا اور ویسا کیا۔ وہ یہی کیوں نہیں کہتے کہ اب وزارت کی بات سے

جب تک راس نہ آیا نوکری کی اب نہیں بچا۔ تو صاحب سلام۔ ہم اصول بجا تقاضا پیٹ کے کہتے ہیں کہ حضرت آپ کا احسان اگر ہے تو آپکے تن پیٹ پر ہے یا گرڈ صاحب پر ہرگز ہم آپکے احسان بردار منت گزار نہیں ہیں نہ ہم نے آپکو کونسل میں بھیجا۔ آپ نے کونسل میں بحیثیت ہمارے مستند نائب ہونے کے کوئی کام کیا۔ واہ صاحب یہ تو وہی مثل ہوئی قاضی جی اپنی جورو کا مہر چوستے تھے اور محلے والوں پر احسان جتاتے تھے۔ (باقی آئندہ)

واقف

تن کا نا پردہ کا ندا
جھلم
فلاسفہ

نقد النقد

(۱)

زمانہ حال میں اختلافات کا ہرپونگ بھلا اس قابل تھا کہ کہیں گوشہ میں ناک لگانے والے چپ چاپ بیٹھے رہتے اور صید زبون (ملک) پر وارنہ فرماتے برساتی حشرات الارض کی طرح مچھر گھنگے کھٹمل پسو نکل پڑے۔

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہر چہ کچھ ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری مذہبی روح کے سر ہے لیکن مذہب کو روٹی کا ٹھیکرا بنانا کس خدا نے کہا ہے۔

مگر پولیٹیکل ترقی کا نام مذہبی ترقی ہے تو پالیٹکس ہی کو مذہب بنا لو کہاں کے لٹو کمان کے ٹکڑے ہر ہماری دلبستگی کا سامان یوں بھی فراہم ہو جائے گا۔ چنانچہ لاہور سے وہ سدرشن جیسے ایک ہفتہ وار پرچہ نکلا ہے۔ یہ بیچارہ سناتن دھرمیوں کو للکارنے کا کام خاصی طرح انجام دیتا ہے۔ کبھی بزدل بناتا ہے کبھی نامرد کہتا ہے سب سے بڑی بات یہ کہ اردو زبان پر اس نے بہت بڑا احسان کیا ہے چنانچہ ایک نظم کی نقل ملاحظہ ہو۔ جو ہر تقیدسے بالکل آزاد ہیں۔ پڑھیے اور لطف اٹھائیے۔ مگر اتنا کہے دیتے ہیں موزوں پڑھیے۔

پاسبان ہے جھنڈا یہ نوادر سدرشن
نقشہ امان وطن کا اسپار سدرشن
اس سے بڑھ کر کبھی کوئی نہیں دیکھیگا
حامی ہے جس طرح گوہر بار سدرشن
زحمت ہے آمد تری پیارے وطن کے لیے
شاد ہیں ہم کرشن کا اخبار سدرشن
واہ! یہ نور تجلی کرشن کے چکر کا ہے
تیری چکر ہی کا ہے گویا مدار سدرشن
ہے خزاں گوں دنوں میں بھارت میں بپا
پھر کرامت سے لائے گا بہار سدرشن
آمد مسند یہ ہے یہ مضمون نرالے اسکے
خوش نصیبی ہے کہ کرے گا بیدار سدرشن
اکھاڑ کے پھینکے گا رسمات قبیح ساری
پھونکے گا روح کو ملک میں اکبار سدرشن
تازہ خبریں سود مند دیش کا فوٹو ہو گا
بن سکو گیان کے لیے یہ ہتھیار سدرشن
قوم بہبودی کی یہ ہو گی مجسم صورت
فیض رسانی کا سدا ہوگا معیار سدرشن

(۲)

المومن

مومن بھائیوں کی گری ہوئی حالت سنبھالنے کی غرض سے المومن نام سے ایک رسالہ یحییٰ صاحب مومن نے نکالا ہے۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ہماری سالہ ہندوستان میں نوریات قوم کا پہلا آرگن اور اچھا آرگن ہے نمونہ کا پرچہ منیجر رسالہ المومن ۲۳ نیا بکر روڈ کلکتہ سے منگائیے۔ پیشہ وروں اور صناعوں کا دل بڑھانے پر ملکی ترقی موقوف ہے۔

(۳)

قوم

میرٹھ سے ایک روزانہ پرچہ قوم زیر ادارت دنیا پرشاد صاحب بھر شائع ہوتا ہے مولا اور دیگر مولائی گروہ میں مصالحت و مسالمت پیدا کرنا اسکا اعلیٰ مقصد ہے۔ خبروں کی ترتیب میں بھی خوش سلیقگی صرف کرتا ہے۔ خدا کرے زمانہ حال کی



محروم الوزارۃ (وزیر خارجہ انگلستان): "اس دسترخوان پر تو سوائے چھریوں کانٹوں کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔"

مسٹر پنچ: "یور کرزنی خوش آ۔ فی پیش جب تک یہی نوش کیجیے - آیندہ دیکھا جائے گا۔"

(۴)

معیار

مولوی قمر الحسن صاحب بجنوری نے فرقہ داؤدیہ (بوہرہ) کے حالات اور اسباب مناقشہ پر ایک مضمون لکھا ہے۔ بوہرہ جماعت ہندوستان کی ایک پیشہ ور جماعت ہے آج تک اس جماعت کی نسبت دل آزاری کا کوئی واقعہ سنا نہیں گیا۔ یہ لوگ جھگڑوں بکھیڑوں سے بہت الگ تھلگ رہتے ہیں مگر چین سے بیٹھنا آجکل ہندوستان کے کسی فرد کی تقدیر میں نہیں لکھا ہے۔ چنانچہ ان میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو غیروں کو چھوڑ کے اپنوں ہی سے اولجھ پڑے۔ اور اپنے ہی فرقہ کے شیخ سیدنا مولانا طاہر سیف الدین کو کچہری جانے پر مجبور کر دیا اور اس ضمن میں ان اسرار مذہبی کا انکشاف ہوا جن سے دیگر مذاہب کے اشخاص ناواقف تھے۔ یہ رسالہ بہت خوبی سے تالیف کیا گیا ہے کاغذ لکھائی چھپائی کے اعتبار سے بھی اچھا ہے قیمت ۱۰ ار مقرر ہے۔

احمد علی عبد الرسول صاحبان کوتوالی بازار جبلپور سی پی سے طلب فرمایئے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

چٹنی ہے تو پھر ضرور چکھاؤں گا

ایک اہل تکلف صاحب دسترخوان کے قریب بیٹھے تھے صاحب خانہ نے ہر چند اصرار کیا کہ ما حضر تناول کیجیے مگر نانا اور جھوٹے عذر فرماتے گئے۔ آخر مجبوراً صاحب خانہ خاموش ہو رہے اور کھانا لگا دیا۔ اب یہاں پیٹ میں آنتیں اچھلیں کبھی پلاؤ کی خوشبو نے بیتاب کیا کبھی مربے کی چاشنی نے مشام دل کو تڑپایا کبھی کباب پر نگاہ پڑی تو مرچیں لگیں کبھی مزعفر نے آنکھوں میں سرسوں پھولی کوفتوں نے کوفت پہونچائی۔ پسندوں نے گزند [illegible] سوئیوں نے دیدوں کو [illegible] بنایا۔ ماش [illegible] نے جگر [illegible] کر دیا چٹنی نے زبان پکڑ لی یعنی [illegible] پیٹ پھوڑ دیا۔ پاپڑ کی نے تمچڑی بجا کے دل بہلایا سلطانی دال نے دل کو دل دل کے [illegible] ٹھہرایا۔ گرچھوں نے حرص کو گدگدایا۔ پکوان نے بھگوان کی یاد دلائی۔ [illegible] نے شیرۂ آرزو میں ڈبکی کھلائی غرض ایک جان ناتواں پر سارے دسترخوان نے سلطنتوں ہی شروع کر دی۔ انکار کے بعد اقرار کے واسطے کسی معقول عذر کی ضرورت ہوتی ہے آخر نہ رہا گیا یوں بات بگھاری کہ اخاہ آپ کے دسترخوان پر جیسی نگیاں اور چٹنی بھی ہے؟ بھئی واللہ یہ دونوں چیزیں مجھے بہت بھاتی ہیں اگر ناکوں ناک پیٹ بھرا ہو تب بھی عذر نہ کروں اماں ذرا ادھر تو ہاتھ بڑھاؤ چٹنی دیکھ کے تو رہا نہیں جاتا۔

کچھ ایسی ہی ترغیبیں ہوں گی جنہوں نے ہمارے مستعفی وزیر مسٹر چنتامنی کو پھر کونسل میں جانے پر مجبور کر دیا ہے جس میں پہلے آپ بادل ناخواستہ گئے پھر بخوشی خاطر اسے طلاق دی۔ اور بڑی دھوم سے طلاق دی۔ لیکن ابھی سرکاری وزارت کا پلاؤ نہیں ہے تو کیا روٹی اور چٹنی پر ہی [illegible] ہے۔ ان صاحب چٹنی دیکھ کے منہ میں پانی نہ بھر آئے یہ ممکن نہیں تھا [illegible] آپ [illegible] بنارس سے کہیں "لاؤ بھئی ذرا ہاتھ دھلاؤ"۔ مگر یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے کہ [illegible] کی جماعت انکو ووٹ دلوائے۔ بالخصوص کہ اب ان لوگوں نے کونسل پر تصرف بیجا کرنا چاہا ہے جو ان میں [illegible] کی نیت سے نہیں جانا چاہتے [illegible] اور یہ اچھا خاصا مورچا باندھے جاتے ہیں۔ اگر بنارس کے ہندوؤں نے مسٹر چنتامنی سے اس قسم کی امید رکھی تو احمقوں میں انکا شمار ہوگا۔ جیسا دیس ویسا بھیس رکھنے والوں سے توقع رکھنا حماقت ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو کا قول ہے کہ اگر ہندوستانیوں کو کانگریس کی رائے پر چلنا منظور ہے تو بہتر ہے دسترخوان کونسل کی طرف نگاہ بھر کے نہ دیکھیں لیکن اگر انہیں ووٹ دینا ہی پسند ہے تو ہماری جماعت کے امیدواروں کو دیں۔ تنخواہ دار سرکاری کو ووٹ دیا تو [illegible] ہوگی۔ قومی تحریکات کے اعتبار سے یہ ایک معقول مطالبہ ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اسوقت مسٹر چنتامنی مشہور ایرانی [illegible] شاعر ابو اسحق اطعمہ کی سنت پر چلتے تو اچھا تھا۔ ناکامی کا صدمہ سخت ہوتا ہے۔ [illegible] حکومت خوش نہیں قوم راضی نہیں۔ [illegible] دسترخوان کی [illegible] کا نقیب اپنے لیے پیدا کرنا [illegible] معلوم ہوتا آئندہ انہیں اختیار ہے۔

مارچ اور اپریل کے مہینے میونسپل الکشن کے نذر ہو گئے صفحات میں جو جگہ بھی وہ ضروری مضامین [illegible] اس وجہ سے "حبیبو" صاحب [illegible] جسکا سلسلہ جنوری اور فروری میں جاری رہا میدان میں نہ آسکے۔ آئندہ ہفتہ سے مصمم ارادہ ہے کہ آپ بھی نگاہوں کو کمالات دکھائیں منتظر رہیں۔ [illegible] ہے کہ خاطر جمع ہیں [illegible] لطف سے خالی نہیں۔

سنتے ہیں کہ میرٹھ میں چماروں نے کانفرنس کر ڈالی مگر خدا جانے کس مشیر نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ مردہ مواشی نہ اٹھائیں اور انکی ہڈیاں نہ چنیں۔ یہاں تک ہمیں بھی کوئی اختلاف نہیں مردہ جانور کا گوشت نہ کھائیں گے لیکن لاش نہ اٹھانے کا عہد پیشہ کو نقصان پہونچائے گا۔ امید نہیں ہے کہ اونچی ذات کے افراد یہ خدمت اپنے لیے پسند کریں گے۔ اونچی ذات کے ہندوؤں کو لازم ہے کہ مردہ مواشی اٹھانے والوں کی تحقیر نہ کریں [illegible] ضروری پیشہ کو نقصان نہ پہونچے [illegible] چمار [illegible] کا یہ نتیجہ ہے کہ چمار بیچارے اپنے نفس کو حقیر سمجھنے لگے اور اس حقارت کا اثر پیشہ تک سرایت کر گیا۔ پیشہ ہی ذریعہ آمدنی ہے۔ یہ نہ ہوگا تو [illegible] اگر اسی طرح حضرتوں نے اپنے خدمات سے استعفا دیا تو وہ انشاء اللہ بہت بری ہوگی یا تو گھر [illegible] ہو جائیگا یا رفع حاجت کے لیے صبح سویرے جنگل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ ہوا بگڑ گئی ہے اب [illegible] سے رکے گی مالکان مویشی کو جنازہ برداری کی فکر کرنی چاہیے۔

ہائے ہائے محرومی وائے وائے ناکامی - اب تو امریکہ کی ساری آبادی سیاہ پوش ماتم کی حالت کرتی نظر آتی ہے۔ دشمنوں کے پیچھے مین تجسس لگی ہے جب وہ دیکھتے ہین کہ بارہ سو میل لمبی ریلوے لائن مفت مین بن جائے گی اور اسکی دُم موصل کی پونچھ اور کلی تک پہونچے گی اسکو اناطولیہ ریلوے کہنے کے بجائے موصل تک دُم کہنا چاہیئے - سب سے زیادہ فرانس کی جان پر آ بنی ہے موصل سے ترکون کا قرب شام مین پڑرد نگانہ کیلیے - ان ہونی بات ہے دراصل یورپ کی اکثر طاقتین قلت اعوان و انصار کی بیماری مین مبتلا ہو گئین اور جب سے یہ بیماری پھیلی اُس وقت سے مصیبتون نے گھیر لیا - یونان بیچارہ از دست شکستہ چہ خیزد - جرمنی پھر خود ہی درماندہ شفاعت کس کی کرین - فرانس تو کی یاجوج گل جھنجھڑے بڑی - بلجیم بچے کی ضمانت - آسٹریا ہو گئی کس کی کمری اور کون ڈالے گا مس ۔ سرو چہ خفتہ و چہ بیدار - ہمارے جان عالم جعفر شمشیر ڈالے ہین اِدھر سو رہا - سو رہا چنا مین کر گیا تھا - مولی اپنے چیچون بچاری - جس کسی کو چالین بتائی تھین ناکامی پر اُسی نے چلایا فیلسوف خود غرضانا کا وجی بنایا چالبازی کے ترکش مین کوئی گورکھ کا پھول و تیر نہین تھا کہ پھر پورہ جاتا تیرون کا خاتمہ ہو گیا - یار لوگ خود ہی آئینہ دکھاتے اور خود ہی الزام دیتے ہین ع

تو ہم در آئینہ حیران حسن خویشتنی
دماندہ بست کہ ہر کس بخود گرفتار ست

روس ترکون سے ساز باز کر چکا ایک اکیلے امان سام رہ گئے تھے جنکے کانون مین بالیان تھین اور بھابے رنیڈے اینڈے پھرتے تھے وہ بھی اپنے سرمایہ دارون کے کہنے سننے مین آگئے اب ترکون ہی کا کلمہ پڑھتے ہین - غرض ترکون کی ناک مین تیر چلانے کا نشانہ کسی صورت نہین نبدھتا - خدا ہی نے کہا ہے کہ اب صلح نہ ہو گی تو کیا ہو گا ۔

جنرل مرلی سیل لندن پہنچ گئے جس کی نبی ... لوگون نے قتل کیا تھا سنتے ہین کہ وہ کابل پہونچ گئے

غالباً اسلامی حمیت نے پناہ گیرندہ کی حمایت پر امیر کو آمادہ کر دیا - یہ بھی مشہور کیا گیا ہے کہ امیر صاحب سرحدی قبائل کو بھڑکا رہے ہین اب خدا جانے پہلی وجہ یا دوسری وجہ نے ہماری حکومت اور افغانی حکومت کے درمیان کھچاؤ پیدا کر دیا ہے - وجہ کوئی بھی ہو مگر ہمارا قرین قیاس ہے کہ میان ہندوستان کی بیر شات آئی نصف خون انتقام مین بہائین نصف قیام انتظام مین صرف فرمائین - اُسپر بھی نہ مرین تو اپنی قسمت جانی کو برا بھلا کہین کسی پر احسان نہین -

---

ہان ہان اور نہین نہین دونون کا ایک ہی وقت مین ایک ہی زبان سے نکلنا آجکل کا دستور ہے - ریوٹر صاحب کو اس مین خاص ملکہ ہے - چنانچہ پہلے یہ خبر سنائی کہ یونان ترکون کو بد تاوان کچھ حصہ اپنے مقبوضات کا دینے پر رضامند ہے پھر کہا کہ یہ خبر غلط ہے اب پھر غلط کی تصحیح کی جاتی ہے - ہمارا خیال ہے کہ جس طرح مانجھے کے دولہا کو سالیان مصری کھلاتے مین ڈھیکائی مین اسی طرح ترکون کے سامنے قراغاچ کی ڈلی پیش کی گئی اگر جالی موالی تھپکی دے کے اس ڈلی کو ہتھیلی پر سے گرا نہ دین تو ممکن ہے کہ ترکون اور یونانیون مین بھی میل ہو جائے لیکن اُسوقت مسٹر جان بل کی خفت بہت ترقی ہو جائے گی کہ ایک تر پر نوندا ہاتھ لگا تھا جسکے برتے پر اکثر دل کی بازی کی صحبت گرم ہو جاتی تھی وہ بھی نہ رہا -

---

ہر چند کہ کانگریس نے داخلہ کونسل کے خلاف رائے دی لیکن مسٹر سی آر داس اپنی بات پر جمے ہوئے ہین - انتخاب کا وقت قریب ہے - ہمارے نزدیک تو مسٹر داس کو بھی تجربہ کا موقع دینا چاہیئے چاہے گوری کا جوبن چنگیون کے نذر ہو جائے -

---

ایران کی سرزمین پھر ہیبت ناک زلزلے کی زد مین آگئی مشہد مقدس کے قریب پانچ چھ قریے مسمار ہو گئے تین چار ہزار جانون کا نقصان ہوا - زلزلہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے برابر حملہ کر رہا ہے صدارت مجلسی کے مجلس نے پنجرا خالی کرنے کی درخواست کی اور دلالت کا ووٹ بھی پاس کیا اگر صدر اعظم چاہین تو اس زلزلہ کو اپنی معجز نمائی کے ذیل مین داخل فرما کے ایرانیون کو ڈرا سکتے ہین جب بہت سی مشرقی نبوتین اسی قسم کے معجزات کی بنیاد پر قائم ہو چکی ہین تو کیون صدارت قائم نہ ہو گی خدا ضعیف اعتقاد کو سلامت رکھے ۔

سنا ہے کہ لکھنؤ مین ایک چمار ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر بنا گیا ہے بھلا بتائیے تو سہی یہ عملی ترقی کے آثار ہین یا نہین - انعقاد میرٹھ چمار کانفرنس سے پہلے یہ تقرر ہوا یا بعد اسکی اطلاع نہین - دیکھئے مشیت آئین کی ضخمی ان کی ہمنشینی گوارا کرتی ہے یا نہین -

---

لارنس کا بت لاہور مین ہے اس پر ایک عبارت کندہ ہے یہ عبارت فی الحقیقت اہل ہند کے لیے باعث توہین ہے حس اور غیرت کی ترقی کا یہ ثبوت ہے کہ اب اس عبارت کو دیکھنا اہل ہند پسند نہین کرتے لیکن وہان کی حکومت اصرار کر رہی ہے کہ یا بت جو کچھ ہو یہ بت اپنی بیہودہ عبارت کے ساتھ یہین رہے گا اور جو کچھ اس پر لکھا ہے وہ تمہارے غیظ و غضب کو بڑھاتا رہے گا - کئی آدمی اب تک اس جرم پر گرفتار ہوے ہین کہ انھون نے اس بت کو اکھاڑنے کی فکر کی تھی دیکھیے اس بت کی خدائی کب تک رہتی ہے -

---

ایرانی پارلیمنٹ نے فوج اور پولیس بلکہ تمام دوائر ملازمین کے لیے ایران کا بنا ہوا کپڑا پہننا لازم کر دیا - افغانستان پہلے ہی قانون پاس کر چکا ہے میان ہندوستان کی عنایت پر لنکاشائر اور [illegible]

دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوہ [illegible]

[illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

ماء اللحم عنبری آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے [illegible]

[illegible]

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بینظیر ہے [illegible]

[illegible] بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و قوت [illegible]

[illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ [illegible]

[illegible]

— منیجر

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ [illegible]